محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْتِمُنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ وَكَانَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ، مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِي عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهُ، وَمَا فَتَحَ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً۔ (مسند امام احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس شخص کے مسلسل گالیاں دینے پر اور حضرت ابوبکر کے سکوت پر) تعجب کر رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔ جب اس نے حضرت ابوبکر کو بہت زیادہ گالیاں دیں تو حضرت ابوبکر نے بھی اس کو اس کی باتوں کا جواب دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور اٹھ کر چلے گئے۔ حضرت ابوبکر کو اس سے تکلیف ہوئی اور آپ کی ناراضی کی وجہ معلوم کرنے کے لیے آپ کے پیچھے چلے ـــ اور عرض کی، یا رسول اللہ! وہ شخص مجھے گالیاں دیتا رہا اور آپ وہاں تشریف فرما رہے ـ جب میں نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ آنحضرت نے فرمایا، جب تک تم خاموش تھے اور اس کی گالیاں صبر سے سن رہے تھے، تمہارے ساتھ اللہ کا ایک فرشتہ تھا جو تمہاری طرف سے دفاع کر رہا

تھا جب تم نے خود جواب دینا شروع کر دیا تو وہ فرشتہ چلا گیا اور لڑائی کے سلسلے کو آگے بڑھانے کے لیے شیطان درمیان میں آگیا۔ ایسی صورت میں میں وہاں نہیں بیٹھ سکتا تھا۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا، ابوبکر! یاد رکھو! تین باتیں ایسی ہیں جو بالکل سچی ہیں:

پہلی بات تو یہ ہے کہ جس شخص پر کوئی ظلم یا زیادتی کی جائے اور وہ صرف اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کے لیے درگزر کرے اور منتقمانہ جذبات کو دل سے نکال دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دنیا اور آخرت میں اس کی بہت زیادہ مدد کرے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص صلہ رحم کی غرض سے دوسروں کو کچھ عطا کرنے اور ان کی امداد و اعانت کے لیے اپنے گھر کا دروازہ کھولتا ہے، اللہ اس کے عوض اس کو بہت زیادہ عنایت فرمائے گا۔

تیسری بات یہ ہے کہ جو شخص نقط اپنی دولت بڑھانے کے لیے سوال اور گداگری کا دروازہ اپنے لیے کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دولت اور کم کر دے گا۔

یہ حدیث اپنے مفہوم میں بالکل صاف ہے۔ یعنی انسان کو، اپنے دل میں منتقمانہ جذبات نہیں رکھنے چاہئیں۔ رحم دلی اور عفو و درگزر سے کام لینا چاہیے۔ اگرچہ ظلم و عدوان کا بدلا لینا شرعاً جائز ہے تاہم عزیمت اور فضیلت کا تقاضا یہ ہے کہ ظالم کو معاف کر دیا جائے۔ اونچے کردار کے حامل اور نیک لوگوں کا دل تو بہت کھلا ہونا چاہیے اور انھیں زیادہ سے زیادہ وسعتِ قلب کا مظاہرہ کرنا چاہیے، کسی سے انتقام لینے کی کوشش کرنا ان کے لیے مناسب نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ اگر کسی نے ان پر زیادتی کی ہو یا ظلم کا سا برتاؤ کیا ہو تو وہ معاف کر دیں۔

اس کے ساتھ ہی حدیث میں آنحضرتؐ نے صلہ رحمی کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ جو شخص اپنے اعزہ و اقارب کو محض صلہ رحمی کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق کوئی چیز دیتا ہے، اللہ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے اور اسے اپنی رضا اور مال و دولت سے نوازتا ہے۔

تیسری بات آپ نے یہ ارشاد فرمائی کہ کسی کے سامنے حصولِ مال کے لیے دستِ سوال دراز کرنا نہایت مذموم فعل ہے۔ اس سے ذہن میں خفت اور خست پیدا ہوتی ہے اور مالی اعتبار سے انسان گھاٹے میں رہتا ہے۔